2دسمبر 1963

ازعدالت عظمیٰ

ساؤتھ انڈین بینک لمیٹڈ

بنام

اے آر چاکو

(پی۔بی۔گجیندر گڈکر، کے۔این۔وانچواور کے۔سی۔داس گپتاجسٹسز)

صنعتی تنازعات–کارکن کی ترقی–تنخواہ–درخواست–چاہے وہ دفعہ 33سی (2) کے تحت ہو–لیبر عدالت کا دائرہ اختیار،–ساستری ایوارڈ–اگرایوارڈ کے بعد جمع ہونے والےفوائدفعال نہیں ہوتے ہیں–اکاؤنٹنٹ–اگرکارکن–صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947(1947 کا14)دفعہ7، 19(3)، 19(6)، 33سی(2)–صنعتی تنازعات(بینکنگ کمپنیاں)فیصلہ ایکٹ، 1955(1955 کا41)دفعہ4۔

مدعاعلیہ،اپیل کنندہ بینک میں ایک کلرک، کواکاؤنٹنٹ کے طور پرترقی دی گئی اوراس کی تنخواہ نئی پوسٹ پرمقررکی گئی۔مدعاعلیہ نےصنعتی تنازعات ایکٹ کے دفعہ233C))کےتحت ایک درخواست دائرکی جس میں دعویٰ کیا گیا کہ وہ اکاؤنٹنٹ (a) کےطور پر اپنی شمولیت کی تاریخ سے لے کراپنے پرانے گریڈ کی بنیادی تنخواہ کا حقدار ہےجس میں ہرسال یکم دسمبر کوواجب الاداسالانہ اضافہ ہے۔ (b)ساسٹری ایوارڈ کے پیرا 164 کےتحت اضافی نگران فرائض کے لیے ماہانہ 40روپے کاخصوصی وظیفہ،اور(c)ایوارڈ کی مدمیں مہنگائی الاؤنس،اورلیبر کورٹ سےاس کی واجب الادارقم کی وصولی کے لیے دعا کی۔اس درخواست کی مخالفت کرتے ہوئے اپیل کنندہ نےاستدلال کیا کہ(1)دفعہ33C(2)کےتحت ایسی درخواست نااہل ہے،(2)کہ کسی بھی صورت میں معاملہ صنعتی ٹریبونل کے دائرہ اختیارمیں ہوگانہ کہ لیبر کورٹ کے،(3) کہ ساسٹری ایوارڈ جواب دہندہ کی بطوراکاؤنٹنٹ تقرری کی تاریخ سے بہت پہلے کام کرنابند کر دیا تھااوراس لیےاس ایوارڈ کےتحت اس کو کوئی فوائدحاصل نہیں ہوئے،اور(4) کہ اکاؤنٹنٹ کےطور پراس کی تقرری سے،جواب دہندہ کاہوناختم ہوگیا تھا۔کام کرنے والااوراس لیےساسٹری ایوارڈ کے فائدے کاحقدارنہیں ہے۔لیبر کورٹ نےان تمام اعتراضات کومستردکرتے ہوئےدرخواست کی اجازت دے دی۔خصوصی اجازت کے ذریعےاپیل میں۔

منعقد:(i)کارکنوں کی طرف سےاس طرح کی درخواست صنعتی تنازعات ایکٹ کی دفعہ 33سی(2) کےتحت ہوتی ہے۔

اس کے بعدسنٹرل بینک آف بھارت بنام پی ایس راجگوپالن،[1964] 3ایس سی آر 140 آیا۔

(ii)دفعہ 7اوردفعہ 33سی(2)توضیعات کے پیش نظر،اس معاملے سے نمٹنے کادائرہ اختیارصنعتی ٹریبونل کے بجائے حکومت کی

طرف سے مقرر کردہ لیبر عدالت کے پاس ہے۔

(iii) اس اعتراض کو مسترد کیا جانا چاہیے کہ ساستری ایوارڈ کے فعال ہونے کے بعد مدعا علیہ کو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا جیسا کہ دعوی کیا گیا ہے۔ دفعہ 19(6) کی شق اس مدت کے حوالے سے جس کے لیے ایوارڈ پابند رہے گا، صنعتی تنازعات (بینکنگ کمپنیاں) فیصلہ قانون کی دفعہ 4 سے کسی بھی طرح متاثر نہیں ہے۔

دفعہ 19(3) اور دفعہ 19(6) میں مقننہ کی طرف سے کی گئی مختلف دفعات ایک ایوارڈ کے عمل میں ہونے اور فریقین پر پابند ہونے کے درمیان فرق کی وضاحت کرتی ہیں۔ دفعہ 19(6) واضح کرتی ہے کہ ایوارڈ کے عمل کی مدت ختم ہونے کے بعد، ایوارڈ کا اثر ختم نہیں ہوتا ہے۔

اگرچہ صنعتی تنازعات (بینکنگ کمپنیاں) فیصلہ قانون کی دفعہ 4 کے نتیجے میں، ایوارڈ صرف 31 مارچ 1959 تک نافذ رہا، لیکن اس کا اثر فریقین کے درمیان ایک معاہدے کے طور پر جاری رہا جو پرانے معاہدے کی جگہ صنعتی فیصلے کے ذریعے کیا گیا تھا۔

(iv) موجودہ معاملے میں شواہد پر غور کرنے پر، مدعا علیہ محض ایک سینئر کلرک تھا، جو بنیادی طور پر علمی فرائض انجام دے رہا تھا اور اکاؤنٹنٹ کے عہدے کے مطابق چل رہا تھا اور حقیقت میں ایک کارکن تھا جیسا کہ صنعتی تنازعات ایکٹ میں بیان کیا گیا ہے جو نگران کام کا ایک عنصر کر رہا تھا۔ لیبر عدالت نے اکاؤنٹنٹس کے درمیان فرق کا مناسب نوٹس لیا ہے جو واقعی افسر اور اکاؤنٹنٹ ہیں جو محض نگران فرائض کے ساتھ سینئر کلرک ہیں جیسا کہ ساستری ایوارڈ میں تصور کیا گیا ہے۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1963: کی دیوانی اپیل نمبر 178۔

مرکزی حکومت لیبر عدالت، مدراس میں دہلی کیمپ کے 27 نومبر 1961 کے حکم سے 1961 کے ایل سی اے نمبر 564 میں خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایم سی سیتلواڈ، جے این ہزاریکا اور کے پی گپتا۔

مدعا علیہ کی طرف سے ایم کے رام مورتی، آر کے گرگ، ایس سی اگروال اور ڈی پی سنگھ۔

2 دسمبر 1963۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

داس گپتا۔ جے. یہ اپیل صنعتی تنازعات ایکٹ کے دفعہ 33C(2) کے تحت ایک درخواست سے پیدا ہوتی ہے۔ مدعا علیہ اے آر چا کو اپیل کنندہ بینک کی کوئمبٹور برانچ میں کلرک کے طور پر کام کر رہے تھے جب 19 جون 1959 کے ایک آرڈر کے ذریعے

اسے اکاؤنٹنٹ کے طور پر ترقی دے کر بینک کی ایلیپی برانچ میں منتقل کر دیا گیا تھا۔نئی پوسٹ میں اپیل کنندہ کی تنخواہ 16 جولائی 1960 کو ایک آرڈر کے ذریعے طے کی گئی تھی۔اس حکم کے ذریعے اسے یکم جنوری 1960 سے 120 روپے، 10,160 روپے کے نئے گریڈ میں بنیادی تنخواہ کے طور پر 120 روپے کی اجازت دی گئی تھی۔یکم اگست 1960 سے اور اس کے بعد اسے CAIIB وظیفہ کے طور پر ماہانہ 10 روپے نکالنے کی اجازت دی گئی۔دفعہ 33C(2) کے تحت درخواست میں درخواست گزار کا مقدمہ اس استدلال پر مبنی ہے کہ اضافی نگران فرائض کے ساتھ اکاؤنٹنٹ کے عہدے پر ترقی کے بعد وہ ساستری ایوارڈ کے پیرا 164 کے تحت 40 روپے کے خصوصی وظیفہ کا حقدار تھا۔اس کا مقدمہ یہ ہے کہ وہ اکاؤنٹنٹ کے طور پر اپنی شمولیت کی تاریخ سے، یعنی 13 جولائی 1959 (a) سے اپنے پرانے گریڈ کے 95 روپے کی بنیادی تنخواہ کا حقدار تھا جس میں سالانہ انکریمنٹ ہر سال یکم دسمبر کو واجب الادا تھا۔اگست، ستمبر، اکتوبر اور نومبر 1959 میں 95 روپے اور اس کے بعد دسمبر 1959 سے نومبر 1960 تک 100 روپے کی شرح سے، اور اس کے بعد روپے کی شرح سے۔دسمبر 1960 سے 106 روپے (b) اضافی نگران فرائض کے لیے 40 روپے ماہانہ خصوصی وظیفہ اور (c) ایوارڈ کے لحاظ سے مہنگائی الاؤنس۔اس طرح کل رقم جس کا وہ حقدار ہوگا 4,495.22 روپے ہوگی۔ 13 جولائی 1959 سے لے کر مارچ 1961 کے آخر تک جس کے لیے درخواست لائی گئی تھی وہ اصل میں اسے ادا کی گئی رقم 3637.73 روپے تھی۔انہوں نے 855.49 روپے کی اضافی رقم کا حقدار ہونے کا دعویٰ کیا اور استدعا کی کہ لیبر کورٹ اس رقم کے لیے کلکٹر کو ایک سرٹیفکیٹ جاری کرنے پر راضی ہو جو کلکٹر کو قانون کے مطابق رقم کی وصولی کا اختیار دے۔

اس درخواست کی مزاحمت کرتے ہوئے بینک نے دعوی کیا کہ (1) صنعتی تنازعات ایکٹ 1947 کی دفعہ 33 سی (2) کے تحت ایسی درخواست نا اہل تھی، (2) کسی بھی صورت میں معاملہ صنعتی ٹریبونل کے دائرہ اختیار میں ہوگا نہ کہ لیبر عدالت کے، (3) کہ ساستری ایوارڈ مدعا علیہ کی اکاؤنٹنٹ کے طور پر تقرری کی تاریخ سے بہت پہلے 31 مارچ 1959 سے نافذ ہونا بند ہو گیا تھا اور اس لیے اس ایوارڈ کے تحت اسے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوا تھا اور (4) اکاؤنٹنٹ کے طور پر اس کی تقرری سے مدعا علیہ ورک مین نہیں رہا تھا اور اس لیے ساستری ایوارڈ کے فوائد کا حقدار نہیں تھا۔لیبر عدالت نے ان تمام اعتراضات کو مسترد کر دیا اور درخواست کی اجازت دیتے ہوئے بینک سے مدعا علیہ کی واجب الادا رقم کا حساب روپے 855.49 لگایا۔اس فیصلے کے خلاف موجودہ اپیل خصوصی اجازت کے ذریعے دائر کی گئی ہے۔

بینک کی طرف سے اٹھایا گیا پہلا اعتراض اب سنٹرل بینک آف بھارت بنام پی ایس راجگو پالن (2) میں اس عدالت فیصلے سے ختم ہوتا ہے جہاں یہ قرار دیا گیا ہے کہ کارکنوں کی طرف سے ایسی درخواست ایکٹ کی دفعہ 33 سی (2) کے تحت ہے۔

دوسرے اعتراض کی حمایت میں مسٹر سیتلواد نے ہماری توجہ صنعتی تنازعات ایکٹ کے دوسرے گوشوارہ کی طرف مبذول کرائی، جو لیبر عدالت کے دائرہ اختیار میں معاملات کا تعین کرتا ہے، لیکن اس میں کوئی بھی ایسی چیز شامل نہیں ہے جس کے بارے میں کہا جا سکے کہ وہ دفعہ 33 سی (2) کے تحت درخواست کا احاطہ کرتی ہے۔دلیل واضح طور پر غلط فہمی کا شکار ہے۔گوشوارہ خاص طور پر ایکٹ کے دفعہ 7 کا حوالہ دیتا ہے۔اس دفعہ میں کہا گیا ہے کہ مناسب حکومت، سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے، دوسرے گوشوارہ میں بیان کردہ کسی بھی معاملے سے متعلق صنعتی تنازعات کے فیصلے کے لیے اور اس ایکٹ کے تحت انہیں تفویض کردہ دیگر کاموں کو انجام دینے کے لیے ایک یا زیادہ لیبر عدالت عالیان تشکیل دے سکتی ہے۔دفعہ 33 سی (2) شرائط میں اس فائدہ کی رقم کا تعین تفویض کرتا ہے جس

کے لیے کارکن آجر سے وصول کرنے کا حقدار ہے اور جو اس طرح کی لیبر کورٹ کو رقم کے لحاظ سے شمار کرنے کے قابل ہے جو مناسب حکومت کی طرف سے اس سلسلے میں متعین کی جا سکتی ہے۔ واضح طور پر، اس لیے، صنعتی ٹریبونل کے بجائے حکومت کی طرف سے متعین کردہ لیبر عدالت کے پاس اس معاملے سے نمٹنے کا دائرہ اختیار ہے۔

بینک کی طرف سے اٹھائے گئے تیسرے اعتراض کی حمایت میں مسٹر سیتلواڈ نے ہماری توجہ صنعتی تنازعات (بینکنگ کمپنیاں) فیصلہ ایکٹ، 1955 کی دفعہ 4 کی طرف مبذول کرائی، اور دلیل دی کہ اس شق کے پیش نظر مدعا علیہ جولائی 1959 میں ساستری ایوارڈ کے کسی بھی فائدے کا حقدار نہیں تھا جب اسے اضافی نگران فرائض انجام دینے کے لیے کہا گیا تھا۔ حصہ 4 اس طرح چلتا ہے:

"صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947، یا صنعتی تنازعات (اپیلیٹ ٹریبونل) ایکٹ، 1950 میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود، یہ ایوارڈ جیسا کہ اب لیبر اپیلیٹ ٹریبونل کے فیصلے کے ذریعے تبدیل کیا گیا ہے جس طریقے سے دفعہ 3 میں حوالہ دیا گیا ہے 31 مارچ تک نافذ العمل رہے گا، 1959۔"

یہ کہا جاتا ہے کہ غیر متزلزل شق "صنعتی تنازعات ایکٹ، 1947 میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود" دفعہ 19 (6) کو ساستری ایوارڈ پر لاگو نہیں کرتی ہے اور اس لیے وہاں یہ شق کہ ایوارڈ فریقین پر اس وقت تک پابند رہے گا جب تک کہ اس تاریخ سے دو ماہ کی مدت ختم نہ ہو جائے جس پر کسی فریق کی طرف سے ایوارڈ سے پابند دوسرے فریق یا فریقین کو نوٹس دیا جاتا ہے جو ایوارڈ کو ختم کرنے کے اپنے ارادے سے آگاہ کرتے ہیں، عمل میں نہیں آتا ہے۔ اس اعتراض کے دو جوابات دستیاب ہیں۔ پہلا یہ ہے کہ ایک ایوارڈ کے عمل میں ہونے اور ایک ایوارڈ کے فریقین پر پابند ہونے کے درمیان فرق ہے۔ دفعہ 19 (3) اور دفعہ 19 (6) میں مقننہ کی طرف سے کی گئی مختلف دفعات اس فرق کی وضاحت کرتی ہیں۔ دفعہ 19 (3) کے تحت ایوارڈ ایک سال کی مدت کے لیے جاری رہتا ہے۔ (الفاظ "اس تاریخ سے جس پر دفعہ 17 اے کے تحت ایوارڈ قابل نفاذ ہو جاتا ہے" 1956 کے ترمیم شدہ ایکٹ کے ذریعے "ایک سال کی مدت" کے الفاظ کے بعد داخل کیے گئے تھے۔ دفعہ 19 (6) ان الفاظ میں ہے:

"ذیلی دفعہ (3) کے تحت عمل کی مدت ختم ہونے کے باوجود، ایوارڈ فریقین پر اس وقت تک پابند رہے گا جب تک کہ ایوارڈ سے پابند کسی فریق کی طرف سے دوسرے فریق یا فریقین کو ایوارڈ ختم کرنے کے اپنے ارادے سے آگاہ کرنے کا نوٹس دینے کی تاریخ سے دو ماہ کی مدت ختم نہ ہو جائے۔

اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ایوارڈ کے عمل کی مدت ختم ہونے کے بعد، ایوارڈ کا اثر ختم نہیں ہوتا ہے۔ کیونکہ، اس کے بعد یہ فریقین پر پابند رہتا ہے جب تک کہ اسے ختم کرنے کے ارادے کے فریقین میں سے کسی ایک کی طرف سے نوٹس نہیں دیا جاتا ہے اور اس طرح کے نوٹس کی تاریخ سے دو ماہ گزر چکے ہیں۔ صنعتی تنازعات (بینکنگ کمپنیاں) فیصلہ قانون کی دفعہ 4 کا اثر یہ ہے کہ یہ ایوارڈ 31 مارچ 1959 کے بعد نافذ العمل نہیں رہا۔ تاہم اس کا اس سوال سے کوئی تعلق نہیں ہے کہ اس کے بعد یہ فریقین پر کس مدت کے لیے پابند رہے گا۔ دفعہ 19 (6) کی شق اس مدت کے حوالے سے جس کے لیے ایوارڈ فریقین پر پابند رہے گا، صنعتی تنازعہ (بینکنگ کمپنیز) فیصلہ ایکٹ، 1955 کی دفعہ 4 سے کسی بھی طرح متاثر نہیں ہے۔

اس کے علاوہ، تاہم، ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی ایوارڈ عمل میں یا نافذ ہونا بند ہو گیا ہے اور دفعہ 19(6) توضیعات کے تحت فریقین پر پابند ہونا بند ہو گیا ہے تو بھی اس کا اثر فریقین کے درمیان ایک معاہدے کے طور پر جاری رہے گا جو پرانے معاہدے کی جگہ صنعتی فیصلے کے ذریعے کیا گیا ہے۔ جب تک دفعہ 19(3) کے تحت ایوارڈ عمل میں رہتا ہے تب تک دفعہ 23(سی) کارکنوں کی طرف سے کسی بھی ہڑتال اور ایوارڈ کے تحت آنے والے کسی بھی معاملے کے سلسلے میں آجر کی طرف سے لاک آؤٹ کی راہ میں حائل ہے۔ ایک بار پھر، جب تک ایوارڈ کسی فریق پر پابند ہے، اس کی کسی بھی شرط کی خلاف ورزی فریق کو ایکٹ کی دفعہ 29 کے تحت سزا کا ذمہ دار بنائے گی، جس میں چھ ماہ تک قید یا جرمانہ یا دونوں ہو سکتے ہیں۔ اس کے عمل کی مدت کے بعد اور اس مدت کے بعد بھی جس کے لیے ایوارڈ واجب ہے، دفعہ 23 ختم ہو چکی ہے اور دفعہ 29 کا کوئی عمل نہیں ہو سکتا۔ تاہم ہمیں صنعتی تنازعہ ایکٹ کی اسکیم میں اس نتیجے کا جواز پیش کرنے کے لیے کچھ نظر نہیں آتا کہ صرف اس وجہ سے کہ ہڑتالوں اور لاک آؤٹ کی ممانعت اور ایوارڈ کی خلاف ورزی پر جرمانے کے حوالے سے یہ خصوصی توضیعات موثر نہیں ہوں گی، جیسا کہ ایوارڈ میں شامل نیا معاہدہ بھی موثر نہیں ہونا چاہیے۔ اس کے برعکس، جس مقصد کے لیے صنعتی فیصلے کو آجروں اور کارکنوں کے درمیان نئے معاہدے کرنے کا مخصوص اختیار اور حق دیا گیا ہے، اسی مقصد کے لیے یہ سوچنا مناسب ہے کہ اگرچہ ایوارڈ کے عمل کی مدت اور جس مدت کے لیے یہ فریقین پر پابند رہتا ہے، دونوں کے سلسلے میں ختم ہو سکتا ہے جن میں بالترتیب دفعہ 23 اور 29 کے تحت خصوصی توضیعات گئی ہیں، نیا معاہدہ فریقین کے درمیان تعلقات کو اس وقت تک کنٹرول کرتا رہے گا جب تک کہ وہ کسی دوسرے معاہدے سے بے گھر نہ ہو جائے۔ اس اعتراض کو مسترد کیا جانا چاہیے کہ 31 مارچ 1959 کے بعد مدعا علیہ کو کوئی ایسا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا جس کا دعویٰ کیا گیا ہو۔

یہ ہمیں آخری اعتراض کی طرف لے جاتا ہے کہ اکاؤنٹنٹ کے طور پر تقرری پر، مدعا علیہ چاکو کا ورک مین بننا ختم ہو گیا۔ تسلیم شدہ طور پر، محض یہ حقیقت کہ اسے اکاؤنٹنٹ کے طور پر نامزد کیا گیا تھا، اسے ورک مین کے زمرے سے باہر نہیں لے جائے گا۔ اسے ساستری ایوارڈ کے پیرا 332 میں تسلیم کیا گیا جب یہ کہا گیا:

" ہیڈ کلرک، اکاؤنٹنٹ، ہیڈ کیشیئر کے نام سے جانے والے کارکنوں کے زمروں کو جہاں بھی وہ اس طرح کا سلوک کرنا چاہتے ہیں، انہیں پہلی نظر میں ورک مین کے طور پر لیا جانا چاہیے لیکن اس اہم شرط کے ساتھ کہ بینک اس طرح کی درجہ بندی کے بارے میں صنعتی تنازعہ اٹھانے کے لیے آزاد ہیں جہاں بھی وہ محسوس کرتے ہیں کہ کسی خاص برانچ اور کسی خاص دفتر کے حوالے سے اس طرح نامزد شخص کو واقعی ایک دشاتمک اور کنٹرول کرنے والی نوعیت کا کام سونپا گیا ہے اور شاید عام نگران ایجنسیوں پر بھی اعلیٰ قسم کی نگرانی کی جا سکتی ہے۔

پیرا 167 میں، جہاں اکاؤنٹنٹس کے معاملے کو خصوصی طور پر نمٹا گیا تھا، اسے دوبارہ کہا گیا تھا:

کئی معاملات میں وہ بلا شبہ افسر ہوں گے۔ ان کے حوالے سے سخت اور تیز حکمرانی کرنا مشکل ہے۔ اکاؤنٹنٹ اکثر شاخوں کا انچارج دوسرا افسر ہوتا ہے، خاص طور پر جہاں شاخیں نسبتاً چھوٹی ہوتی ہیں۔ بڑے بینکوں میں جہاں افسران کی درجہ بندی ہوتی ہے وہاں چیف اکاؤنٹنٹ، اکاؤنٹنٹ اور سب اکاؤنٹنٹ ہو سکتے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر معاملات میں " اکاؤنٹنٹ " غالباً افسر ہوں گے۔ تاہم اس طرح کے عہدوں کے عہدے دار ہوں گے، حالانکہ اکاؤنٹنٹس کے باوقار عہدہ کے تحت جانے والے جو حقیقت میں صرف سینئر کلرک ہیں

جو اپنے فرائض کے حصے کے طور پر دوسرے کلرکوں پر نگرانی کا عنصر شامل کرتے ہوئے اعلیٰ قسم کا کلرک کام کر رہے ہیں۔ ایسے معاملات میں جہاں انہیں مناسب طریقے سے ورک مین سمجھا جا سکتا ہے، کم از کم الاؤنس جو ہم نے ذیلی اکاؤنٹنٹس کے لیے مقرر کیے ہیں، ان پر یکساں طور پر لاگو ہوں گے۔

ایسا لگتا ہے کہ لیبر عدالت نے اکاؤنٹنٹس کے درمیان اس فرق کا مناسب نوٹس لیا ہے جو واقعی افسران اور اکاؤنٹنٹس ہیں جو محض نگران فرائض کے ساتھ سینئر کلرک ہیں اور مدعا علیہ چا کو کے ذریعے اصل میں انجام دیئے گئے فرائض کے حوالے سے ریکارڈ پر موجود شواہد پر غور کرتے ہوئے، اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ وہ محض ایک سینئر کلرک تھا، جو بنیادی طور پر علمی فرائض انجام دے رہا تھا، اور اکاؤنٹنٹ کے عہدہ کے مطابق چل رہا تھا اور حقیقت میں ایک کارکن تھا جیسا کہ صنعتی تنازعات ایکٹ میں بیان کیا گیا ہے اور نگران کام کا ایک عنصر کر رہا تھا۔

ہمیں سوال پر لیبر عدالت کے نقطہ نظر میں کوئی غلطی نہیں مل سکتی اور نہ ہی ہمیں کیس کے شواہد پر اس کے نتیجے میں مداخلت کرنے کا کوئی جواز نظر آتا ہے۔ پیش کردہ تمام متعلقہ دستاویزات پر لیبر عدالت نے زبانی شواہد کی روشنی میں مناسب طریقے سے غور کیا ہے اور اس طرح کے غور و فکر پر یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ اگرچہ کاغذ پر اسے کچھ حقوق اور اختیارات تفویض کیے گئے تھے اور کبھی کبھار وہ ایجنٹ کی جگہ کام کرتا تھا جب ایجنٹ غیر حاضر ہوتا تھا، اس طرح کے فرائض اس کے اصل اور اہم فرائض کا حصہ نہیں ہوتے تھے۔

مسٹر سیتلواد نے ہماری توجہ بورڈ آف ڈائریکٹرز کی طرف سے منظور کردہ قرارداد کی ایک کاپی کی طرف مبذول کرائی جس کے تحت مدعا علیہ کو اکاؤنٹنٹ کے طور پر اختیار دیا گیا تھا کہ وہ" بینک کے نام اور اس کی طرف سے تبادلے کے بل، ہنڈیز، ڈرافٹس، چیکس، وعدے کے نوٹ اور دیگر گفت و شنید کے آلات بنانے، کھینچنے، دستخط کرنے، توثیق کرنے، خریدنے، فروخت کرنے، رعایت دینے اور ان پر گفت و شنید کرنے اور ساؤتھ بھارتیہ بینک لمیٹڈ کے لیے اور اس کی طرف سے بھارت میں بینکوں، بینکروں اور دیگر کے ساتھ اس بینک کے زیر انتظام تمام بینکنگ اکاؤنٹس پر بھی کام کرے۔" یہ قرارداد 18 جولائی 1959 کو پیش کی گئی تھی اور اسی تاریخ کو تمام برانچوں کو ایک سرکلر خط جاری کیا گیا تھا جس میں بینک کے تمام افسران کے نمونے کے دستخطوں پر مشتمل بائنڈر بھیجا گیا تھا اور مدعا علیہ کا نام بھی اس فہرست میں شامل کیا گیا تھا۔ تاہم اس کے باوجود، جیسا کہ لیبر عدالت نے نشاندہی کی ہے، شواہد سے یہ ظاہر نہیں ہوتا ہے کہ عام طور پر مسٹر چا کو کو ان متعدد اختیارات کو استعمال کرنے کا موقع ملا تھا جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انہیں دیا گیا تھا۔ اس کے اصل افعال کی ایک حقیقی تصویر 28 اگست 1961 کی ایک دستاویز سے ظاہر ہوتی ہے جس پر ایجنٹ کے دستخط تھے جسے ضمنی ڈبلیو 1 کے طور پر ثبوت میں رکھا گیا تھا اور جس کی درستگی کو بینک حکام کی جانب سے چیلنج نہیں کیا گیا تھا۔ اس دستاویز میں مذکور فرائض کی فہرست واضح طور پر ظاہر کرتی ہے کہ یہ تقریباً مکمل طور پر علمی ہیں، اس میں واحد رعایت آئٹم 14 یعنی ایجنٹ کے ذریعے وقتاً فوقتاً اسے سونپا گیا دیگر کام ہے۔" لیبر عدالت نے یہ بھی نشاندہی کی ہے کہ مسٹر چا کو کو کوئی مختار نامہ نہیں دیا گیا تھا۔ جب تمام متعلقہ شواہد پر غور کرتے ہوئے لیبر عدالت اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ مدعا علیہ کے ذریعے انجام دیے گئے فرائض نگران افعال کے ساتھ علمی کام پر مشتمل تھے اور یقینی طور پر انتظامی یا نظم و نسق نہیں تھے جیسا کہ بینک نے دعویٰ کیا ہے، تو ہمیں اس نتیجے میں مداخلت کرنے کی کوئی وجہ نہیں ملتی ہے۔

یہ بات قابل غور ہے کہ بینک کے معاملے میں چا کو کے عہدے پر کام کرنے والا ایک کارکن اس خصوصی وظیفہ سے محروم ہو کر مالی طور پر ہار جائے گا جو اسے سپروائزری ڈیوٹی کے ساتھ ایک کارکن کے طور پر ملتا اور نام نہاد انتظامی اور انتظامی فرائض کی کارکردگی کی وجہ سے اس کے لیے کافی معاوضہ حاصل کیے بغیر ملتا۔ یہ سوچنا غیر معقول نہیں ہے کہ افسر کے درجے میں اس نام نہاد ترقی کا مقصد واقعی اس نگران وظیفہ کے لیے ساستری ایوارڈ کی سفارشات کے اثر کو ختم کرنا تھا۔ بصورت دیگر یہ سمجھنا مشکل ہے کہ اعلی ذمہ داریوں اور انتظامی فرائض انجام دینے والے افراد کو درحقیقت روپے اور انا میں اس سے کم مل رہے ہوں گے جو انہیں بطور کارکن مل رہے ہوں گے۔ ان حالات میں، لیبر عدالت کے اس نتیجے کو کامیابی سے چیلنج نہیں کیا جا سکتا کہ مدعا علیہ ایک مزدور تھا جو ساستری ایوارڈ کے فوائد کا حقدار تھا۔

اس لیے اپیل میں لیے گئے تمام نکات ناکام ہو جاتے ہیں۔ اپیل کو اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.06.12 11:28
I attest to the accuracy and integrity of this document